مقاصد اور حکمت عملی اور انقلاب یا اصلاح کے ابواب ہیں۔مصنف کے خیال میں ''مولانا مودودی کے نظریات کے اثرات کے تحت آج دنیا کے مختلف حصوں میں سرگرمی نظر آتی ہے۔

BROHI, A. K.,"Mawlana Abul A'la Mawdudi: the man, the scholar, the reformer',.

مصنف نے مختلف مقدمات میں مولانا مودودی کے وکیل کی حیثیت سے کام کیا ہے اور ان کی شخصیت اور خیالات سے متاثر ہوئے ہیں۔ان کے خیال میں ' واحد شخصیت جس نے اسلامی حکومت کے حق میں رائے عامہ کو متحرک کیا ہے ' مولانا مودودی کی ہے۔

SIDDIQI, Q.Z., "A bibliography of writings by and about Maulana Sayyid Abul A'la Maududi',.

کتابیات کی اس فہرست میں مولانا مودودی کی ۱۲۸ تحریروں کو شامل کیا گیا ہے۔دوسرے حصے میں ان ۶۲ تحریرات کی نشاندہی کی گئی ہے جو مولانا مودودی پر ' بیشتر انگریزی اور اردو میں ' لکھی گئی ہیں۔

---- -- -----------

جماعت اسلامی ' ۱۹۴۱ تا ۱۹۴۷ : سید اسعد گیلانی۔ناشر: فیروز سنز لمیٹڈ لاہور۔صفحات: ۴۲۱۔قیمت: ۲۵۰ روپے۔

برعظیم ہند و پاکستان میں بہت کم ایسی تحریکیں اور جماعتیں ملیں گی جو زمانے کے نشیب و فراز سے گزرتے ہوئے ' وقت کے دھارے میں اپنی شناخت برقرار رکھنے میں کامیاب رہی ہوں۔جماعت اسلامی ' اس اعتبار سے ایک منفرد فکری و نظریاتی ' اور دینی و سیاسی تحریک ہے کہ اگست ۱۹۴۱ میں اقامت دین کے جس عظیم مشن کے ساتھ اس کا قیام عمل میں آیا تھا ' اپنی عمر کے ۵۵ ویں برس میں بھی وہ اپنے نصب العین کے حصول کے لیے پوری قوت کے ساتھ عملی جدوجہد میں معروف ہے۔جماعت نہ صرف پاکستان ' بھارت ' بنگلہ دیش اور سری لنکا میں احیائے اسلام کی علمبردار بن چکی ہے بلکہ اس نے دنیا بھر کی اسلامی تحریکوں پر بھی مثبت اثرات مرتب کیے ہیں۔چنانچہ مغرب کے علمی حلقوں اور یونی ورسٹیوں میں مختلف زاویوں سے اور مختلف سطحوں پر جماعت اسلامی اور مولانا مودودی کو مطالعے کا موضوع بنایا گیا ہے۔(انگریزی زبان میں مطبوعہ ایسی کتابوں اور مضامین کا ذکر گزشتہ صفحات میں کیا گیا ہے)

اردو میں معدودے چند معاندانہ اور مناظرانہ کتابوں سے قطع نظر ' جماعت اسلامی کے سنجیدہ علمی

مطالعے کی طرف بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری ہاں معاصر تحریکوں اور جماعتوں کی تاریخ نویسی اور ان کے تنقیدی و تجزیاتی مطالعے کی روایت کچھ زیادہ مستحکم نہیں ہے۔ ۱۹۸۹ء میں جناب آباد شاہ پوری کی کتاب "تاریخ جماعت اسلامی" منظرِ عام پر آئی تھی۔ (اس کا باقی حصہ مصنف کے زیرِ تحریر ہے۔) دوسری کاوش مرحوم سید اسعد گیلانی کی ہے' جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہے۔ یہ دراصل ان کا تحقیقی مقالہ ہے' جس پر پنجاب یونی ورسٹی نے انھیں ڈاکٹریٹ کی ڈگری عطا کی تھی۔ مصنف نے اپنے مطالعے کو قیام جماعت سے ۱۹۴۷ء تک محدود رکھا ہے۔ پہلا باب تاریخی پس منظر پر مشتمل ہے' دوسرے باب بہ عنوان: "تشکیل جماعت اسلامی" میں ادارہ دارالاسلام پٹھان کوٹ کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے انھوں نے واضح کیا ہے کہ: "دارالاسلام بستی' دارالاسلام ٹرسٹ اور ادارہ دارالاسلام' تینوں علاحدہ علاحدہ چیزیں تھیں"۔ (ص ۱۴۱) اسی باب میں لاہور میں جماعت اسلامی کے اولین اجتماع' تشکیل جماعت' امیر جماعت کے انتخاب اور اہم فیصلوں کی روداد بیان کی گئی ہے۔ تیسرے باب میں جماعت کی تنظیم و ارتقا اور رفتار کار' پر بحث کی گئی ہے۔ جماعت میں قیادت کے اصول اور نوعیت باب چہارم کا موضوع ہے۔ آخری دو ابواب میں شعبہ وار اور مجموعی عملی کارکردگی کی تفصیل دی گئی ہے۔ کتاب کے ضمیموں میں بعض دستاویزات شامل ہیں۔ ان میں ۷۵ تاسیسی ارکان کے نام اور کوائف نہایت اہم ہیں اور یہ مصنف کی تحقیق کا ایک قابل قدر ماحصل ہے۔ ہر باب کے آخر میں حوالوں کے ساتھ تفصیلی حواشی بھی دیے گئے ہیں' جن میں اہم اور دلچسپ معلومات ملتی ہیں۔

ڈاکٹر سید اسعد گیلانی ۱۹۴۵ء سے حین حیات' جماعت اسلامی سے وابستہ رہے۔ اس لیے' جماعت کی زیر نظر چھ سالہ روداد مرتب کرنے میں انھیں خاص سہولت اور آسانی میسر تھی' مگر اس کے ساتھ ہی جماعت کے ساتھ دیرینہ اور جذباتی وابستگی کے سبب' ان کے لیے یہ ایک مشکل کام بھی تھا۔ اس مشکل سے عہدہ برآ ہونے کے لیے' انھوں نے خاصی محنت و کاوش اور تحقیق و تفتیش سے کام لیا ہے۔ قدرتی طور پر ان کی تحریر میں تجزیہ و تنقید کی نسبت تاثر و روداد کا انداز زیادہ نمایاں ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس موضوع پر کام کرنے والوں کے لیے' مرحوم کی یہ کاوش مفید و معاون ثابت ہوگی۔

ناشر نے کتابت' کاغذ' طباعت اور جلد بندی میں خاصے اہتمام سے کام لیا ہے' مگر پروف خوانی اور تدوین میں کچھ کمی رہ گئی۔ متن میں حوالوں کے شمار نمبر دینے میں' تو بہت ستم ظریفی دکھائی گئی ہے۔ شمار نمبر بھی' متن کے اندر' اسی پوائنٹ میں' واوین یا کسی طرح کی علامت تمیز کے بغیر دیے گئے ہیں' جس سے جملے مضحکہ خیز صورت میں سامنے آتے ہیں اور اس سے قاری کو بہت الجھن ہوتی ہے۔ ذرا سی توجہ سے' یہ خرابی دور ہو سکتی تھی۔ (ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی)